نظرثانی شدہ ایڈیشن

جِنّات و شیاطین

سے حفاظت کے شرعی طریقے

مستند حوالہ جات کے ساتھ

تالیف

مولانا محمد عمر فاروق مدظلہ

شاگرد رشید حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

امام و خطیب جامع مسجد باب الاسلام [illegible] کراچی

دین و دنیا پبلشرز

عرضِ ناشر

اللہ رب العزت نے دینِ اسلام کو تعلیم و تعلّم اور تبلیغ و اشاعت سے مربوط فرما دیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دینِ اسلام کی خدمت کے لیے رجالِ کار بھی پیدا فرمائے جنھوں نے اشاعتِ دین اور تبلیغِ اسلام میں اپنی خدمات کے وہ یادگار نقوش چھوڑے جو قیامت تک اُمت کے کام آئیں گے۔

جوں جوں زمانہ قیامت سے قریب ہوتا جا رہا ہے ویسے ویسے جناتی اور شیطانی طاقتیں دنیا میں شر و فساد اور انسانیت کو نقصان پہنچانے میں پوری قوت کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کے ذریعے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے دعاؤں کی شکل میں اُمتِ مسلمہ کو ان دشمنوں سے خبردار فرمایا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''جنات و شیاطین سے حفاظت کے شرعی طریقے'' بھی ہے، جو کہ مولانا محمد عمر فاروقی مدظلہٗ کی تالیف ہے۔

دین و دنیا پبلشرز دینی و اصلاحی کتب، بیانات اور دیگر معلومات و اصلاحی مواد کی ترویج کو جدید طرز اور کمپیوٹرائزڈ ٹیکنالوجی کے ذریعے تیار کرنے والا ایک منفرد ادارہ ہے جو شرعی تقاضوں اور جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر دینِ اسلام کی نشر و اشاعت پر یقین رکھتا ہے۔

قارئین سے التماس ہے کہ دورانِ استفادہ کتابِ ہٰذا میں اگر کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ہم سب کے لیے نافع بنائے۔ آمین

طالبِ دُعا
ڈائریکٹر دین و دنیا پبلشرز

فہرست

فہرست

www.e-iqra.info

فہرست

رائے گرامی

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نجم الحسن امروہوی مدظلہ
دار العلوم یاسین القرآن، نیو کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اس آیت طیبہ میں اللہ تعالیٰ نے شیطانی حملوں اور وسوسوں سے بچنے اور حفاظت کے لیے اپنی پناہ میں آنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ شیاطین مختلف طریقوں سے انسان کو گمراہ اور تنگ کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ کبھی عقائد خراب کر کے تو کبھی اعمال صالحہ میں رخنہ ڈال کر اور بسا اوقات اگر موقع مل جائے تو جسمانی وجانی طور پر تنگ کر کے۔ آج کل اس طرح کی پریشانیاں اور ڈر وخوف کی صورت بہت سے مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت سے خلاصی کا ذریعہ استعاذہ یعنی شیطان مردود سے اپنی حفاظت میں آنے کو بیان کیا ہے۔ کتاب ھذا عزیزم مولانا محمد عمر فاروقی صاحب نے اسی موضوع پر لکھی ہے جس میں بعض قرآنی آیات، احادیثِ صحیحہ نیز اقوالِ صحابہ ومشائخ جو تعوذات کے بارے میں مروی ہیں اختصاراً ذکر کر دیئے ہیں اور اس کا نام "جنات وشیاطین سے حفاظت کے شرعی طریقے" تجویز کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب ہر پڑھنے والے کے لیے بے حد مفید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

نجم الحسن
خادم دار العلوم یاسین القرآن

عرضِ مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد! اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان وفضل ہے کہ اس نے ہم سب کی طرف اپنا ایک ایسا رسول مبعوث کیا جو کہ سید البشر سید الاولین والآخرین امام الانبیاء ﷺ ہے اور اس محسنِ اعظم پر ایک ایسی شریعت نازل فرمائی جس میں دنیا وآخرت کے ہر مسئلہ کا حل بیان فرمادیا ہے۔ منجملہ اور مسائل کے، اس وقت اُمت کے لیے ایک درپیش مسئلہ شیاطین و جنات سے حفاظت کا ہے جن کا کام انسانوں کی دنیا اور آخرت دونوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے ان سے حفاظت کے لیے اُمت کو ایسے اعمال واذکار تعلیم فرمائے ہیں کہ اگر ہم صبح وشام ان کا اہتمام کرلیں تو اللہ تعالیٰ ہر دشمن سے اور خبیث جنات سے ہماری حفاظت فرمائیں گے۔

اس لیے بندۂ عاجز نے اپنے والدِ محترم کے ارشاد پر یہ ایک مختصری کتاب ترتیب دی ہے جس میں خبیث جنات وشیاطین کے حملے ذکر کر کے ان سے بچاؤ کے طریقے اور اعمال واذکار تحریر کردیئے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ، آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ سے مروی ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ گھر کا ہر فرد ان اعمال واذکار کا اہتمام کرے تاکہ ہمارا دین ودنیا، معاش اور گھر کا سکون ہر فتنہ سے محفوظ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر آفت وبلا سے محفوظ فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

محتاجِ دعا

العبد الضعیف محمد عمر فاروقی عفی عنہ

جنات وشیاطین سے حفاظت کے لیے

تعوذ (پناہ مانگنے) کا قرآنی حکم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ: اور اگر تمہیں شیطان کی شرارت پریشان کرے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرلو، بے شک وہی سننے (اور) جاننے والا ہے۔

(سورۃ الاعراف پارہ نمبر ۹ آیت ۲۰۰)

تعوذ کی تاثیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطٰنِ حَتّٰى يُمْسِيَ.

جو آدمی صبح کے وقت:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ جو کہ سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔
پڑھے گا اس کو شام تک شیطان سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

(ابن السنی عمل الیوم واللیلۃ حدیث ٤٩)

(رواہ الدارمی ٢/ ٩٨، الادب المفرد حدیث ١٢٠١)

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا وظیفہ

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے اس کی شام تک شیطان سے حفاظت کر دی جائے گی۔ جو آدمی شام کے وقت پڑھے گا اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کر دی جائے گی۔

(ابن ابی الدنیا)

ف: اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے مذکورہ مضمون کے طرز پر نقل فرمایا ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اُس کے اور شیطان کے درمیان ایک فرشتہ رکاوٹ بن جاتا ہے جو شیطان کو اُس سے اس طرح سے دور رکھتا ہے جس طرح غیر مملوکہ (کسی دوسرے کے) اُونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔

(الدر المنثور ج ٦ ص ٢٠٢)

بسم اللہ کی مہر

حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں، پس تم میں جو شخص کپڑا (وغیرہ) اُٹھائے یا رکھے تو ''بِسْمِ اللہِ'' کہہ لیا کرے کیونکہ ''اللہ کا نام'' مہر ہے۔ اس طرح سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام کے کرنے سے پہلے اللہ کا نام لینا برکت وحفاظت کا بڑا سبب ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو، اگر اللہ کا نام لے کر شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت اور مردود ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں یہ سارا مضمون اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے بارے میں آتا ہے۔ اسی لیے تمام فقہاء ومحدثین اپنی کتاب کے شروع میں بِسْمِ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو ذکر کرتے ہیں۔

(كتاب العظمة ابو الشيخ ، الدرالمنثور جلد نمبر ١ صفحه نمبر ٢٦)

مکار جن کا علاج

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنات میں سے ایک مکار جن مجھے فریب دے رہا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پڑھا کرو:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِي السَّمَآءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ.

چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان کلمات کو پڑھنے کا معمول بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اس جن سے مجھے نجات دے دی۔

(کتاب السنة لابن ابی عاصم ج ۱ ص ۱٦٤، دلائل النبوة ج۷ ص ۹۷)

شیطان کا ایک اور علاج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت

حٰمٓ. تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ.

اور اٰيَةُ الْكُرْسِی کی تلاوت کرے گا تو صبح تک ان کے ذریعہ اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(رواه الترمذی حدیث رقم ۲۸۷۹، كذا فی المشكوة حدیث رقم ۲۱٤٤، الاذكار نووی ۷۹، الدر المنثور جلد نمبر ۲ صفحه ۱٤)

قرآن پاک کا اثر

حضرت ابو خالد والبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کے لیے ایک وفد کے ساتھ روانہ ہوا۔ ہم ایک منزل پر اترے، میرے اہل وعیال بھی پیچھے تھے، میں نے بچوں کا شور وغل سنا تو بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک کسی کے گرنے کی آواز آئی۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں شیاطین نے پکڑ لیا تھا اور ہم سے کھیل تماشہ کرنے لگے تھے۔ جب آپ نے بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کی تو وہ ہمیں پھینک کر بھاگ گئے۔

(مکائد الشیطان لابن ابی الدنیا حدیث رقم ۲۱ ص ۴۲، آکام المرجان ص ۹۸)

جو قلب قرآن سے خالی ہو اس پر شیاطین کا قبضہ ہوتا ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ:

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.

(رواہ الترمذی وقال هذا حدیث صحیح و رواہ الدارمی و الحاکم و صححه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ

ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

ف: ویران گھر کے ساتھ تشبیہ دینے میں ایک خاص نکتہ یہ بھی ہے کہ

''خانہ خالی را دیو مے گرد''

(یعنی خالی اور غیر آباد گھر پر دیو اور جنات قبضہ کر لیتے ہیں)

اسی طرح جو قلب کلام پاک سے خالی ہوتا ہے شیاطین کا اس پر تسلط زیادہ ہوتا ہے۔ اس حدیث میں قرآن پاک کے حفظ کی کس قدر تاکید فرمائی ہے کہ اس دل کو ویران گھر ارشاد فرمایا ہے جس میں کلام پاک محفوظ نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اس میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے، فرشتے اس میں نازل ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہیں ہوتی اس میں تنگی اور بے برکتی ہوتی ہے، فرشتے اس گھر سے چلے جاتے ہیں اور شیاطین اس میں گھس جاتے ہیں (جنات کا اس گھر پر تسلط بڑھ جاتا ہے)۔

(فضائل قرآن الشیخ زکریا رحمہ اللہ)

شیطان سے دفاع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص روزانہ سو مرتبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

پڑھے گا تو اس کو دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹائے جائیں گے، اور یہ کلمہ اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا۔

(رواه البخاری بدء الخلق باب ۱۱ والدعوات باب ٦٥)

وضو اور نماز کے ذریعہ پناہ

مصنف آکام المرجان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان سے پناہ لینے کے لیے وضو اور نماز بھی ایک مفید عمل ہے، کیونکہ حدیث میں ہے:

اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ، وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَآءِ. فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(ابو داؤد حديث رقم ٤٧٨٤ و رواه احمد ج ٤ ص ٢٢٦)

ترجمہ: غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا شدہ ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ تو جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کر لیا کرے۔

مزید علاج: فضول نظر سے، فضول کلام سے، فضول طعام سے، فضول لوگوں کی ملاقاتوں سے رُکنا بھی شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے، اس لیے کہ شیطان ان چاروں دروازوں سے انسان پر مسلّط ہوتا ہے۔

ف: حضرت وہب بن مُنَبِّہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے۔ کافر کا شیطان کافر کے ساتھ کھاتا ہے، اس کے ساتھ پیتا ہے اور اس کے ساتھ بستر پر سوتا ہے۔ لیکن مؤمن کا شیطان مؤمن سے دور رہتا ہے اور اس تاک میں رہتا ہے کہ مؤمن کب غافل ہو اور یہ اس سے فائدہ اٹھائے اور اس پر مسلّط ہو کر اس کو ایذا اور نقصان پہنچائے۔ شیطان کو زیادہ کھانے والے اور زیادہ سونے والے بے انتہا محبوب و پسند ہوتے ہیں۔

(کتاب الزهد امام محمد رحمة الله عليه)

بدنظری سے بچنے کا انعام

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ مَسْمُوْمَةٌ. فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوْفِ اللهِ اَثَابَهُ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهٖ.

(رواه الحاكم مستدرك ج ٤ ص ٣١٤ واخرجه الطبراني عن ابن مسعود مرفوعًا)

ترجمہ: بدنظری ابلیس کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص بدنظری کرنا چھوڑ دے (اللہ تعالیٰ کے خوف کی بناء پر)، اس کو اللہ تعالیٰ ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

شیطانی مکر کا علاج

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان جبریل اتانی فقال: اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ یَکِیْدُکَ، فَاِذَآ اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ.

(مکائد الشیطان لابن ابی الدنیا ص ٨٩، احیاء العلوم ج ٣ ص ٣٦،
الدرالمنثور جلد نمبر ٢ صفحہ نمبر ١٤)

ترجمہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا کہ ایک عفریت (جن) آپ ﷺ کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ آپ ﷺ جب بھی (آرام کے ارادے سے) بستر پر جائیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں

اخرج ابن الضریس عن قتادہ قال: مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ إِذَا آوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَحْفَظَانِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ.

(فضائل القرآن لابن الضریس، الدرالمنثور جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۵)

ترجمہ: جس نے اپنے بستر پر جاتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لی تو دو فرشتے مقرر کردیے جاتے ہیں جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

ف: آیۃ الکرسی کے اور بھی بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں، چنانچہ ایک جگہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے، اس کے جنت میں جانے کے لیے صرف موت حائل ہے۔ یعنی مرتے ہی سیدھا جنت میں جائے گا۔ جنت میں ابتداء ہی سے داخلہ بلاشبہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو یہ عظیم نعمت نصیب فرمائیں۔

(آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا)

(وأخرج البیہقی عن ابن عباس، الدرالمنثور ج ۲ ص ۲)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا اٰيَةٌ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ لَا تُقْرَاُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ شَيْطٰنٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ: اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، تفسیر ابن کثیر ج ۱ص ٤٥٤، الدر المنثور ج ۱ص ١٤)

ترجمہ: سورۃ البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سردار ہے، جس گھر میں شیطان ہو اور وہاں اس کو پڑھا جائے تو شیطان اس گھر سے نکل جائے گا، وہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔

ف: آیۃ الکرسی کی فضیلت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مجھے بڑا نفع دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آیۃ الکرسی پڑھا کر۔ اس کے ذریعہ تیری، تیری آل اولاد کی اور تیرے پڑوسیوں کی حفاظت کی جائے گی حتیٰ کہ پڑوسیوں کے پڑوسیوں کی بھی حفاظت کی جائے گی۔

(الدر المنثور عن ابن مسعود ج ۱ ص ۷)

شیطان گھر میں نہیں آسکتا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ البقرۃ کی دس آیات رات میں پڑھے گا، اس رات شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ چار آیتیں شروع کی ہیں، ایک آیت آیۃ الکرسی ہے، دو آیتیں اس کے بعد کی ہیں اور تین آیتیں آخر سورت کی ہیں۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

(سے آخر تک)

(سنن الدارمی فی کتاب فضائل القرآن الجزء الثانی ص۳۳۲
حدیث رقم ۳۳۸۲ الامام ابو محمد عبداللہ المتوفی سنة ۲۵۵ھ)

نظرِ بد کا علاج

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ لَا يَقْرَؤُهُمَا عَبْدٌ فِيْ دَارٍ فَتُصِيْبُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عَيْنُ اِنْسٍ اَوْ جِنٍّ.

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص۱۳۲، الدر المنثور ج ۱ ص ۱۶)

ترجمہ: سورۃ الفاتحہ اور آیۃ الکرسی کو جو شخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا، اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر لگے گی اور نہ کسی جن کی۔

ف: نظر بد ایک حقیقت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے اَلْعَیْنُ حَقٌّ.

(رواہ مسلم ، کذافی المشکوۃ عن ابن عباس)

دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر آدمی کو قبر میں اور اُونٹ کو دیگچی میں پہنچا دیتی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ نظر برحق ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص نظر لگانے کے بارے میں مشہور و معروف ہو جائے تو اس سے اجتناب کرنا اور اس کے سامنے آنے میں احتیاط کرنا لازم ہے اور امام (سربراہِ حکومت) کو چاہیے کہ وہ ایسے شخص کو لوگوں میں آنے جانے اور اٹھنے بیٹھنے سے روک دے اور اس پر یہ پابندی عائد کردے کہ وہ اپنے گھر ہی میں رہا کرے، گھر سے باہر نہ نکلا کرے۔ اگر وہ شخص محتاج و فقیر ہو (کہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے لوگوں کے پاس آنے جانے پر مجبور ہو) تو بیت المال (سرکاری خزانے) سے اس کے لیے بقدرِ کفایت وظیفہ مقرر کردے تاکہ وہ گزر اوقات کر سکے۔ حاصل یہ ہے کہ ایسے شخص کا ضرر جُذامی کے ضرر سے بھی زیادہ سخت و شدید ہے۔ لہٰذا اس بارے میں احتیاط کرنا ضروری ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ نے اس قول کی تائید کی ہے اور کہا ہے

کہ یہ جو بیان کیا گیا ہے بالکل صحیح اور قابل ترجیح ہے کیونکہ اس کے متعلق علماء میں سے کسی کا بھی کوئی اختلافی قول ہمارے علم میں نہیں ہے۔ (مظاہر حق جدید ج ۱ ص ۲۸۲)

سرکش شیاطین پر سخت آیات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلٰى مَرَدَةِ الْجِنِّ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ) الْاٰيَتَيْن۔

ترجمہ: سورۃ البقرہ کی ان دو آیات

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۔

سے زیادہ سخت شریر جنات کے لیے اور کوئی آیات نہیں۔ صبح و شام ان دو آیات کی تلاوت سے جنات سے حفاظت ہوتی ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۶۳، ۱۶۴ پارہ نمبر ۲ الدر المنثور ج ۱ ص ۳۹۴)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ضمانت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص ان بیس آیات کی ہر رات کو تلاوت کرے گا میں اس کا ضامن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر پھاڑ کھانے والے درندے اور ہر عادی چور سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ (وہ آیات یہ ہیں):

(۱) آیۃ الکرسی (۲) سورۂ اعراف کی پانچ آیات:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ. اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ. وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ. وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتّٰى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُونَ.

(۳) سورۂ صافات کی دس آیات:

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ډ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ .

(۴) سورۂ رحمٰن کی تین آیات:

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ . يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ

(۵) سورۂ حشر کی آخری آیت:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ .

(واخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب الدعاء والخطیب فی تاریخه عن الحسن بن علی، الدر المنثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۷۱)

صبح تک فرشتے کے پَر کا سایہ

حضرت عبیداللہ بن ابی مرزوق رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے سوتے وقت

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ.

(سورۃ الاعراف آیت نمبر ٥٤)

پڑھ لی، اس پر ایک فرشتہ صبح تک اپنا پَر پھیلا کر رکھے گا اور چور سے حفاظت ہوگی۔

(اخرج ابوالشیخ عن عبیداللہ بن ابی مرزوق،
الدر المنثور الجزء الثامن ج ٣ ص ٤٧٢)

سورۃ یٰسٓ کی تاثیر

حضرت عبیداللہ بن محمد بن عمرو الدباغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایسے راستے سے گذرا جہاں جن بھوت رہتے تھے، اچانک مجھے ایک عورت نظر آئی جو پیلے کپڑے پہنے ایک تخت پر بیٹھی تھی، اس کے اردگرد شمعیں روشن تھیں اور وہ مجھے بلا رہی تھی، جب میں نے اسے

دیکھا تو سورۃ یٰسٓ پڑھنا شروع کر دی، جس کی وجہ سے اس کی سب شمعیں بجھ گئیں اور وہ کہنے لگی کہ اے خدا کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کر دیا؟ اس طرح سے میں اس کے شر سے محفوظ رہا۔

(كتاب العظمة ابو الشيخ)

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأَ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَطْرُدُوْنَ عَنْهُ شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اِنْ كَانَ لَيْلًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَاِنْ كَانَ نَهَارًا حَتّٰى يُمْسِيَ.

(و اخرج ابن مردويه عن ابى امامة، الدر المنثور ج ٨ ص ١٢٢)

ترجمہ: جو شخص تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھے پھر سورہ حشر کا آخری حصہ (یعنی آخری تین آیات) تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مبعوث فرمائیں گے جو اس کی شیطان انسانوں اور شیطان جنات سے حفاظت کریں گے۔ اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک حفاظت کریں گے اور اگر دن میں پڑھے گا تو رات تک حفاظت کریں گے۔

ف: مذکورہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں تعوذ کے متعلق اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان سے دس مرتبہ اللہ کی پناہ مانگے۔

سورۃ الاخلاص اور نمازِ فجر کی تاثیر

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى قَرَاَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) عَشَرَ مَرَّاتٍ لَمْ يُدْرِكْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ وَّ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطٰنِ.

(ابن عساکر، الدر المنثور ج ۸ ص ۶۷۸، کنز العمال حدیث رقم ۳۵۰۴۰)

ترجمہ: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورت) دس مرتبہ پڑھ لے تو اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز پڑھ کر وظائف کا اہتمام کرنا کتنا ضروری ہے۔ مسلمان جب تک پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے شیطان اس سے ڈرتا رہتا ہے اور جب وہ نمازوں میں کوتاہی کرنے لگتا

ہے تو شیطان کو اس پر جرأت ہو جاتی ہے اور اس کے بہکانے کی طمع کرنے لگتا ہے۔ صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے اور جو بغیر نماز پڑھے بازار کی طرف جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے:

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (اَلْبَرْدَانِ اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ)

(رواه البخاری حدیث رقم ۵۷۴ و مسلم حدیث رقم ۶۳۵
ریاض الصالحین باب فضل صلوة الصبح و العصر ص ۴۳۳)

ترجمہ: جس نے دو ٹھنڈے وقتوں کی نماز ادا کی وہ جنت میں داخل ہوگا (یعنی نمازِ فجر اور نمازِ عصر)۔

ف: چونکہ یہ دونوں وقت انتہائی غفلت کے ہوتے ہیں، صبح کا وقت آرام کا ہوتا ہے اور شام کا وقت کاروبار میں مشغولیت کا، اس لیے اس حدیث میں ان دو نمازوں کو خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے۔ وگرنہ مقصود تو تمام نمازوں کی پابندی ہے۔

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ مَعْصُومُونَ مِنْ شَرِّ اِبْلِيْسَ وَ جُنُوْدِهٖ. اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ، وَالْبَاكُوْنَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(كنز العمال حديث رقم ٤٣٣٤٣)

ترجمہ: تین قسم کے افراد ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا):

۱) رات دن اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنے والے۔

۲) رات کے آخری حصے میں گناہوں سے استغفار کرنے والے۔

۳) اللہ عزّ وجلّ کے خوف سے رونے والے۔

ف: رات جلد سو کر صبح جلدی اٹھنا چاہیے تا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر خوب دھیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ ہر شخص کم از کم صبح و شام ان معمولات کی ایک ایک تسبیح کا اہتمام کرے۔

(۱) سوئم کلمہ (۲) درود شریف (۳) استغفار

یہ عمل اللہ کی محبت اور اس کا خوف پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے نیز فرمایا کہ تہجد ضرور پڑھا کرو کہ تہجد صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ تہجد میں گناہوں سے روک ہے، خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے اور شیطان سے حفاظت کا سبب ہے۔ اس سے بدن کی

تندرستی بھی ہوتی ہے۔ اخیر رات کی دو رکعتیں تمام دنیا سے افضل ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اُمت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تہجد کی نماز اُمت پر فرض کر دیتا۔

(از فضائل اعمال باختصار و تغییر یسیر)

مرغ اور گدھے کی آواز اور اس موقع کا عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر آواز دیتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

(رواہ البخاری باب خیر مال المسلم رقم حدیث ۳۳۰۳)

ف: مرغ کی آواز سن کر اللہ کا فضل مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت میں جو دعا مانگی جاتی ہے، گزرنے والے فرشتے اس دعا پر آمین کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ وقت قبولیتِ دعا کا ہے، اس لیے خوب اہتمام سے اللہ پاک کا فضل مانگو۔ گدھے کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کی آمد یقیناً کسی شر و معصیت کا پیش خیمہ ہے لہٰذا اللہ رب العزت سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو یعنی یوں کہو:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

سارا دن شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. قَالَ: فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطٰنُ: حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

ترجمہ: ”میں عظمت وجلال کے مالک اللہ، اس کی کریم ذات اور اس کی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان سے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان (اس شخص کے بارے میں) کہتا ہے کہ یہ بندہ تمام دن میرے شر سے محفوظ رہے گا۔ حضرت عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے کہا جاتا تھا کہ شیطان سے بچنے کے لیے مسجد ایک مضبوط قلعہ ہے۔

(مظاهر حق ج ١ ص ٤٨٩، رواه ابو داؤد ج ١ ص ٦٧ باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد حديث رقم ٤٦٦، كذافي المشكوة باب المساجد و موضع الصلوة ٧٢)

نماز کی صفوں میں شیطان کا گھسنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بَيْنَ الْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَنَ يَدْخُلُ فِي خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُ الْحَذَفُ.

(رواه النسائي ج ٢ ص ٩٢، كنز العمال حديث رقم ٢٠٥٨٠)

ترجمہ: اپنی صفوں کو نماز میں ملا کر رکھو اور قریب ہو کر کھڑے ہو اور گردنوں کے درمیان برابری اختیار کرو (یعنی صف میں بے ترتیب آگے پیچھے مت کھڑے ہو) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں (حضرت) محمد کی جان ہے! میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بطخ کی یا بکری کے بچہ کی شکل میں صف کی شگافوں میں گھس رہا ہوتا ہے۔

مسجد سے نکلتے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُنُودُ إِبْلِيسَ وَأَجْلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ كَمَا يَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلَى يَعْسُوبِهَا، فَإِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ.

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اور وہ دوڑ کر اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر، لہٰذا (مسجد سے باہر نکلتے وقت) جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ

ترجمہ: میں شیطان اور اس کے لشکر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔
جب وہ یہ دعا پڑھ لے گا تو یہ ابلیسی لشکر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

(عمل اليوم والليلة ص ٦٢، جمع الجوامع)

جمائی اور شیطان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ. فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ: یَرْحَمُکَ اللّٰہُ. فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطٰنِ. فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ. فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ: ھَا. ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطٰنُ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں لہذا تم میں سے جب کسی کو چھینک آئے اور وہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہے سے ہے، لہٰذا تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو حتی المقدور اس کو روکنے کی کوشش کرے کیونکہ جب کوئی (جمائی کے وقت منہ کھول کر) کہتا ہے ”ہا“ تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے اور قہقہہ لگا کر ہنستا ہے۔

ف: چونکہ شیطان کو خوش کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی وغضب کا سبب بنتا ہے لہٰذا اس حدیثِ پاک میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر حضرت **محمد** مصطفیٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی تدبیر ذکر کی ہے تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون ومحفوظ رہ سکیں۔ (بندہ مؤلف)

(رواہ البخاری و ابو داؤد ۵۰۲۸، والترمذی (منہ) بخاری کتاب الادب باب ۱۲۵، ۱۲۸، ترمذی کتاب الادب باب نمبر ۷، مسند احمد ج ۲ ص ۲۶۵)

شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ. فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فَمِهٖ، وَاِذَا قَالَ: اٰهْ، اٰهْ، فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ.

ترجمہ: چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی (جمائی لیتے وقت) کہتا ہے آہ، آہ، تو شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

ف: ’’اللہ تعالیٰ چھینکنے کو پسند کرتے ہیں‘‘ کا مطلب یہ ہے کہ چھینکنے کی وجہ سے چونکہ دماغ پر سے بوجھ ہٹ جاتا ہے اور فہم و ادراک کی قوت کا تزکیہ ہوجاتا ہے اور یہ چیز طاعت وحضوریٔ قلب کا باعث بنتی ہے، اس لیے چھینکنا پسندیدہ ہے۔ اس کے برخلاف جمائی آنا طبیعت اور نفس کے بھاری پن کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ چیز غفلت و سُستی اور طاعت وعبادت میں عدمِ نشاط کا باعث بنتی ہے، اسی لیے جمائی کا آنا شیطان کی خوشی کا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے جمائی کے آنے کو شیطانی اثر قرار دیا ہے اور اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کا چھینکنے کو پسند کرنا اور جمائی کو ناپسند کرنا ان کے نتیجے وثمرہ کے اعتبار

سے ہے، چھینکنے کا نتیجہ عبادت میں نشاط ہے اور جمائی کا نتیجہ عبادت میں سُستی وکاہلی ہے۔

(مظاهر حق ج ٤ ص ٤٠٧، رواه ترمذی (منه) ترمذی کتاب الادب باب ٧، مستدرك ٤/ ٢٦٤، مسند حمیدی ١١٦١، ابن خزیمة ٩٦١، اتحاف السادة ٦/ ٢٧٦)

جمائی کے وقت شیطان پیٹ میں گھس جاتا ہے

حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَنَ يَدْخُلُ مَعَ التَّثَاؤُبِ.

ترجمہ: جب تم میں کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان (اگر منہ کھلا ہوا پاتا ہے تو) اس میں گھس جاتا ہے۔

ف: منہ میں شیطان کے گھسنے سے مراد یا تو حقیقتاً گھسنا ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو شخص جمائی کے وقت اپنے منہ کو بند نہیں رکھتا شیطان اس پر اثر انداز ہونے اور اس کو وساوس واوہام میں مبتلا کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔ لہٰذا جمائی کے وقت اپنا منہ ہاتھ سے بند کرلینا چاہیے۔

(رواه البخاری کتاب الادب باب ١٢٨ و مسلم کتاب الزهد حدیث ٥٧، ٥٨، ٥٩ و رواه احمد ٣٤٢٢، ٣٧/٣)

تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَطْسَةُ الشَّدِيْدَةُ وَالتَّثَاؤُبُ الشَّدِيْدُ مِنَ الشَّيْطٰنِ.

ترجمہ: زور سے چھینک آنا اور بہت بڑی جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(عمل اليوم والليلة حديث رقم ٢٦٤ باب كراهية العطسة الشديدة ابن السني ٢٦٥)

ف: چھینک میں آواز بہت بلند کرنا منع ہے جیسا کہ گنوار لوگوں کی عادت ہوتی ہے، اس لیے کہ شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔ اگر چھینک فطرت و عادت کے موافق ہو تو یہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس سے فہم و ادراک کی قوت کا تزکیہ ہوتا ہے اور عبادت میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔ (بندہ مؤلف)

چھینک اور ڈکار میں آواز بلند کرنا

حضرت عبادہ بن صامت، حضرت شداد بن اوس اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا تَجَشّٰى اَحَدُكُمْ اَوْ عَطَسَ فَلَا يَرْفَعَنَّ بِهِمَا الصَّوْتَ؛ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ بِهِمَا الصَّوْتُ.

ترجمہ: جب تم میں کوئی ڈکار لے یا چھینکے تو ان میں آواز بلند نہ کرے، کیونکہ شیطان ان دونوں میں آواز بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(مراسیل ابی داؤد، کنز العمال رقم ۲۵۵۳۲)

ف: حدیثِ پاک میں مذکورہ دونوں چیزوں میں آواز بلند کرنے کی ممانعت غالباً اس وجہ سے بھی ہے کہ لوگوں کو اس سے کراہیت ہوتی ہے نیز یہ بات ادب کے بھی خلاف ہے۔

شیطان کے پریشان کرنے اور ڈرانے کے وقت اذان کہنا

جب شیطان کسی کو پریشان کرے اور ڈرائے تو اس وقت بلند آواز سے اذان کہنی چاہیے، اس لیے کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے۔ حضرت سہیل بن ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنو حارثہ کے پاس بھیجا۔ ہمارے ہمراہ ایک بچہ یا ساتھی بھی تھا۔ دیوار کی طرف سے کسی نے اس کا نام لے کر آواز دی، جب اس شخص نے جو میرے ہمراہ تھا دیوار کی طرف دیکھا تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آئی، پھر میں نے اپنے والد صاحب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تمہیں یہ بات پیش آئے گی تو میں تم کو نہ بھیجتا۔

ولکن اذا سمعت صوتا فناد بالصلوۃ فانی سمعت
ابا ھریرہ یحدث عن رسول اللہ ﷺ انہ قال:

إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ حُصَاصٌ.

ترجمہ: لیکن یہ بات یاد رکھو کہ جب تم کوئی آواز سنو (اور آواز دینے والا دکھائی نہ دے تو یقین کر لینا کہ وہ شیطان ہے) تو اس وقت بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔

(باب فضل الاذان و ھرب الشیطن عن سھیل مسلم ج ۱ ص ۱۶۷)

غول بیابانی (بھوتوں) کو دیکھ کر اذان کہنا

اگر کوئی شخص بھوت پلید دیکھے تو اس کو بلند آواز سے اذان کہنی چاہیے۔
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

إِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيلَانُ فَأَذِّنُوْا

جب تمہارے سامنے بھوت پلید مختلف شکلوں میں نمودار ہوں تو اذان کہو۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۵ ص ۱۶۳)

... اللہ تعالیٰ نے اذان کے کلمات میں ایسی تاثیر اور عظمت رکھی ہے

کہ جسے سن کر جنات وبھوت پسپا ہو کرتے ہیں، خوف و ہراس

میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس جگہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ مسلم شریف

کی روایت ہے کہ شیطان اذان کی آواز سن کر ''مقام روحا'' تک

بھاگ جاتا ہے۔ (مقام روحا مدینہ منورہ سے چھتیس (۳۶) میل کے

فاصلے پر واقع ہے)۔

اذان کے چند اور مواقع

مذکورہ مواقع کے علاوہ اذان کے درج ذیل مواقع بھی بزرگوں نے ذکر کیے ہیں:

(۱) آگ لگنے کے وقت (۲) کفار سے جنگ کے وقت (۳) غصہ کے وقت (۴) جب مسافر راستہ بھول جائے (۵) اور جب کسی کو مرگی کا دورہ پڑے، لہٰذا علاج اور عمل کے طور پر ان مواقع میں اذان کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امداد الفتاویٰ میں ہے کہ ان مواقع پر اذان سنت ہے: (۱) فرض نماز کے لیے (۲) بچہ کے کان میں ولادت کے بعد (۳) آگ لگنے کے وقت

(۴) کفار سے جنگ کے وقت (۵) مسافر کے پیچھے جب شیاطین ظاہر ہوں (۶) غم کے وقت (۷) غصہ کے وقت (۸) جب مسافر راہ بھول جائے (۹) جب کسی کو مرگی کا دورہ پڑے (۱۰) جب کسی آدمی یا جانور کی بدخلقی ظاہر ہو۔ اس کو صاحب ردالمحتار نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

(باب الاذان و الاعامة امداد الفتاوی ج ۱ ص ۱۰۷ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

خبیث جنات سے حفاظت کے لیے صبح وشام کی دعائیں

جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اول بِسْمِ اللهِ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(رواہ البخاری ج ۲ ص ۹۳۶، مشکوۃ المصابیح کتاب الطھارۃ)

ف: جنات وشیاطین بیت الخلاء میں آتے ہیں اور اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ جو شخص بیت الخلاء میں آئے اس کو ایذاء پہنچائیں اور

تکلیف دیں۔ بیت الخلاء جانے والا شخص چونکہ وہاں ذکر اللہ بھی نہیں کر سکتا اس لیے یہ بتایا جا رہا ہے کہ جو شخص بیت الخلاء جاتے وقت یہ دعا پڑھ لے گا وہ جنات اور شیاطین کی ایذاء و تکلیف سے محفوظ رہے گا اور شیاطین اس کے ستر کی جگہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ (بندہ مؤلف)

قضاءِ حاجت سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا فائدہ

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ:

سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ

(رواه الترمذی، کذافی المشکوة ص ۴۳)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا جن (یعنی شیطان) کی آنکھوں اور انسان کے ستر کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔

ف: ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان بیت الخلاء جاتا ہے تو چونکہ وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہے اس لیے شیاطین اس کے ستر کی جگہ دیکھتے ہیں لہٰذا جب کوئی بیت الخلاء جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لیا کرے کیونکہ اس

سے شیاطین ستر نہیں دیکھ سکتے۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ پردے کی جگہ بیٹھے، اس لیے کہ اگر پردے کی جگہ نہ بیٹھا (جیسا کہ بعض گنوار دیہاتیوں کی عادت ہوتی ہے) تو شیطان انسان کے ستر کی جگہ سے کھیلتا ہے۔ اگر کچھ نہ ہو تو ریت کو جمع کر کے اس کی اوٹ کر لے۔

(رواہ ابو داؤد و ابن ماجه، کذا فی المشکوۃ ص ۴۳ باب آداب الخلاء)

شیاطین سے حفاظت کے لیے دعاءِ انس رضی اللہ عنہ

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے "جمع الجوامع" میں نقل کیا ہے کہ ابو الشیخ نے "کتاب الثواب" میں اور ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں یہ واقعہ روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت انس رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کو صاف صاف سنا دی۔ اس پر حجاج کا غصہ بھڑک اٹھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ تجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تو مجھے نظرِ بد سے دیکھ سکے، میں نے آنحضرت ﷺ سے چند کلمات سن رکھے ہیں، میں ہمیشہ ان کلمات کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی برکت سے مجھے نہ کسی سلطان کی سطوت سے خوف ہے اور نہ کسی شیطان کے شر سے اندیشہ

ہے۔ حجاج بن یوسف اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہو گیا اور کہا کہ اے ابوحمزہ! وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجیے۔ فرمایا: تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا، واللہ! تو اس کا اہل نہیں۔ پھر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خادم ابان حاضر ہوئے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو، حق سبحانہ وتعالیٰ تمہیں تمام آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

وہ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَآ اَعْطَانِىَ اللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّىْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اِنَّ وَلِيِّ ـَۧ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

گھر سے نکلتے ہوئے یہ کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں، اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے، کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے ہو سکتی ہے۔

اس وقت کہا جاتا ہے (یعنی فرشتے کہتے ہیں) تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی۔ شیطان (ذلیل ہو کر) اس سے دور ہو جاتا ہے۔

(رواہ الترمذی رقم حدیث ۳۴۲۲، عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی حدیث رقم ۱۷۸ ص ۷۰)

دوسری روایت میں آتا ہے کہ (اس دعا کے پڑھنے کے بعد) اس سے کہا جاتا ہے: تمہیں راہِ راست دکھائی گئی، تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری حفاظت کی گئی۔ چنانچہ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ دوسرا شیطان پہلے شیطان سے کہتا ہے کہ تو اس شخص پر کیسے قابو پا سکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی، جس کے کام بنا دیئے گئے اور جس کی حفاظت کی گئی؟

(رواہ الترمذی حدیث رقم ۳۴۲۲، ابو داؤد حدیث رقم ۵۰۹۵)

ف: ''تجھے راہِ راست دکھائی گئی'' کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تو نے خدا کا نام لیا، اسی کی ذات پر توکل و اعتماد کیا اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پڑھ کر اپنے آپ کو عاجز جانا اس لیے تو نے راہِ راست پائی، کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا اور یہی راہِ راست ہے کہ بندہ اپنے رب کو یاد کرے اور اسی پر اعتماد و توکل کر کے اپنے تمام اُمور اسی کو سونپ دے۔

کار خود را بخدا بار گزار : کہ نمی بینم ازیں بہتر کار

جب گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی خیر مانگتا ہوں (یعنی میرا گھر میں داخل ہونا اور نکلنا خیر کا ذریعہ ہو جائے)، اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی پر جو کہ ہمارے رب

ہیں ہم نے بھروسہ کیا۔
اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

(رواہ ابو داؤد باب ما یقول الرجل اذا دخل بیتہ حدیث رقم ۵۰۹۶،
معارف الحدیث ج ۵ ص ۱۹۵ حدیث رقم ۱۴۸)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: یہاں تمہارے لیے نہ رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔ اگر وہ داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لیے رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور کھانا بھی مل گیا ہے۔

(رواہ مسلم رقم حدیث ۲۰۱۸، ریاض الصالحین حدیث رقم ۷۳۰۲)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان اپنے لشکر کے ساتھ اس گھر میں رات گزارتا ہے جس کی وجہ سے پورا گھر شیطانی اثرات سے بھر جاتا ہے۔ آج کل عموماً گھروں میں بے برکتی اور شیطانی اثرات کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی مبارک نصیحتوں سے غافل ہیں۔
علماء نے لکھا ہے کہ اپنے گھر میں داخل ہونے اور یہ دعا پڑھنے کے بعد

اپنے گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے (جیسا کہ حدیث میں وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے) لیکن اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تب بھی بہ نیتِ ملائکہ سلام کر لینا چاہیے کیونکہ وہاں ملائکہ تو بہر صورت ہوتے ہی ہیں اور اس صورت میں اس طرح سلام کرنا چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ.

(مظاہر حق جدید ج ۲ ص ۶۱۳)

نمازِ فجر و مغرب کے بعد کلمہ توحید پڑھنے کا فائدہ اور فضیلت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

جو شخص نماز فجر اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد، نماز کی جگہ سے اُٹھنے سے پیشتر اور پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی جس طرح التحیات کے لیے بیٹھا ہے اُسی ہیئت میں) ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھ لے تو ہر دفعہ کے پڑھنے سے اسے دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجات بلند ہوں گے، ہر مصیبت سے اور شیطان مردود سے حفاظت ہوگی اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ (توفیقِ استغفار اور

رحمتِ پروردگار کی وجہ سے) اسے ہلاکت میں نہیں ڈال سکتا (یعنی اگر شرک میں مبتلا ہو جائے تو پھر اس عظیم عمل کی وجہ سے بھی بخشش نہیں ہوگی) اور وہ شخص عمل کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ افضل عمل کرے گا۔

(رواہ احمد، کذا فی الترغیب، مجمع الزوائد، کنز العمال، کذا فی المشکوۃ ص ۹۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۔

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۶)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ (اس بات کو) نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لیے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

ف: قرآن و حدیث اور اجماع سے یہ مسئلہ ضروریاتِ شرع میں سے ہے (یعنی بالکل واضح ہے) کہ کفر اور شرک دونوں غیر مغفور (ناقابل معافی) ہیں۔

(بیان القرآن)

صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنے کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

(رواہ ابو داؤد حدیث ۵۰۸۸، رواہ الترمذی حدیث رقم ۳۳۸۵)

فجر کی نماز کے بعد دن میں کم از کم دس مرتبہ یہ تعوذ پڑھیں۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔''

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دن میں دس مرتبہ شیطان سے پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے بچانے کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے۔ (حصن حصین)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتا ہے تو ہر چیز یہ کہتی ہے کہ اے اللہ! تو اس شخص کو میرے شر سے محفوظ رکھ۔ (درمنثور)

فجر کی نماز کے بعد یہ آیات پڑھیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چار آیتیں اوّل سورۃ البقرۃ کی، آیۃ الکرسی، دو آیتیں آیۃ الکرسی کے بعد والی اور

تین آیتیں آخر سورۃ البقرۃ کی پڑھے تو اس دن شیطان یا کوئی بھی ایسی چیز جو اسے ناگوار ہو، قریب نہیں آسکے گی اور یہی آیاتِ مذکورہ جب کسی مجنون پر (دم کرنے کی غرض سے) پڑھی جائیں گی تو لازماً اسے آرام ہو جائے گا۔ وہ دس آیات یہ ہیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ . لَآ
اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ
لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ . اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ
یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ .

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

(سنن الدارمي الجزء الثاني ص ٣٣٢ حديث رقم ٣٣٨٣)

تمام آفتوں سے حفاظت کے لیے

عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے (جو آپ ﷺ کی بیٹیوں کی خدمت کرتی تھیں) ان سے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی نے ان سے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ ان کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب صبح ہو تو تم کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

ترجمہ: تمام پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے مع اس کی تعریف کے۔ قوت صرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا اور جو اس نے نہ چاہا نہیں ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے۔

لہٰذا جس نے ان کلمات کو صبح کے وقت میں کہا اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سات مرتبہ کہا:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: ''اللہ میرے لیے کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

اس شخص کی اللہ پاک ہر اُس رنج سے کفایت کرے گا جو اس کو پیش آئے، خواہ سچے دل سے ان کلمات کو کہا ہو یا جھوٹے طریقے پر کہا ہو۔

ف: 'سچے دل سے کہا ہو' کا مطلب یہ ہے کہ پورے دل کے اعتقاد سے ان کلمات کو کہے۔ 'جھوٹے طریقے پر کہا ہو' کا مطلب یہ ہے کہ اس کی زبان پر یہ کلمات عادتاً جاری ہو گئے ہوں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ "فلاں طوطے کی طرح الفاظ رٹتا ہے۔" پھر بھی ان کلمات کی یہ تاثیر ہے کہ کہنے والے کی ہر رنج سے حفاظت کی جاتی ہے۔ اللہ اکبر! کتنی بڑی فضیلت ہے۔

(کذا فی المشکوٰۃ باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام ص ۲۱۰)

(اخرج ابو داؤد، والنسائی قال المنذری فی مختصر السنن، و اخرجه ایضاً ابن السنیؒ کما فی تحفة الذاکرین ٦٦، حیاة الصحابة الجزء الثالث ص ۳۰۸ باب اذکار الصباح و المساء الباب الرابع عشر)

بچوں کو شیاطین و جنّات سے محفوظ رکھنے کا عمل

درج ذیل تعویذ کو پڑھ کر بچوں پر دَم کریں یا لکھ کر ڈالیں (اور دونوں باتیں کی جائیں تو بہت نفع ہوگا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرات حسنین (حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ) پر انہیں کلمات کو دَم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہما السلام کو انہیں کلمات سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

(عمل الیوم واللیلة ابن السنی رقم حدیث ٦٣٩)

وہ کلمات یہ ہیں۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ.

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے، ہر زہریلے کیڑے مکوڑے سے اور نظرِ بد سے۔

(مذکورہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے)

(رواه ابو نعيم في الحلية كذا في الكنز، عمل اليوم والليلة ابن السني حديث رقم ٦٣٩ ص ٢١١ باب ما يعوذبه الصبيان عن ابن عباس رضي الله عنهما)

ف: جو کلمات نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے جس کا ذکر صفحہ نمبر ۲۹ پر ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کلمات کو اپنی اولاد میں سے ہر اُس شخص کو سکھاتے جو بالغ ہوتا، اور ان کی اولاد میں جو نابالغ ہوتے تو ان کلمات کو کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

(رواه ابو داؤد و الترمذي، كذا في المشكوة باب الاستعاذة ص ٢١٧)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گلے میں تعویذ ڈالنا اور لٹکانا جائز ہے۔ اس مسئلے میں اگرچہ علماء کے اختلافی اقوال بھی ہیں لیکن زیادہ صحیح اور مختار بات یہی ہے کہ حرزات وغیرہ تو گلے میں لٹکانا حرام اور مکروہ ہے

لیکن ایسے تعویذ لٹکانا جائز ہیں جن میں آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہی لکھے ہوئے ہوں۔

(مظاہر حق جدید ج ۲ ص ۱۲۸)

وساوسِ شیطانیہ کا علاج

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال:
اذا وجدت فی نفسک شیئاً فقل: هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

(و اخرج ابو داؤد عن ابی زمیل کذا فی الدر المنثور ج ۸ ص ۴۹
سورۃ الحدید، تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۴۰)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کبھی تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ اور دینِ حق کے معاملے میں شیطان کوئی وسوسہ ڈالے تو یہ آیت آہستہ سے پڑھو:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

ترجمہ: وہی اللہ (سب مخلوق سے) پہلے ہے اور وہی (سب کے فناء ذاتی یا صفاتی سے) پیچھے (بھی رہے گا یعنی اس پر نہ پہلے کبھی عدم طاری ہوا ہے نہ آئندہ کسی درجہ میں اس پر عدم طاری ہونے کا امکان ہے، اس لیے سب سے آخر میں وہی ہے) اور وہی (مطلق وجود کے اعتبار سے

از روئے دلائل نہایت) ظاہر ہے اور وہی (ذات کی حقیقت و ماہیت کے اعتبار سے نہایت) مخفی ہے (کوئی اس کی ذات کا ادراک نہیں کر سکتا) اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

(معارف القرآن ج ۸ ص ۲۹۲ مفتی شفیع صاحب رحمة الله علیه)

ف: اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ وسوسہ ختم ہو جائے گا اور دل وساوس سے خالی ہو جائے گا۔ جس شخص کو وسوسے آئیں اور تنگی اور پریشانی میں ڈالیں تو یہ کلمات بکثرت پڑھے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ

وسوسہ کا مواخذہ نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ غیر اختیاری بات ہے۔ اس کی طرف بالکل توجہ نہ کریں، خود بخود دفع ہو جائے گا۔ یہ دعا بھی ایک مؤثر علاج ہے۔

تمام ناگہانی آفتوں سے بچنے کے لیے

بیہقی، ابن السنی اور ابو عبیدہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے ایک مریض کے کان میں کچھ آیتیں پڑھیں تو اس کو افاقہ ہو گیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے اس مریض کے کان میں کیا پڑھا

تھا؟ عرض کیا (یہ آیتیں)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ. فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ. وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ.

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد یا عورت (مراد آدمی وجن سب ہیں) یقین کے ساتھ (اور حسنِ اعتقاد سے) ان آیتوں کو پہاڑ پر بھی پڑھے تو وہ ضرور اپنی جگہ سے ٹل جائے (تاثیر کے یقینی ہونے کا بتلانا مقصود ہے یعنی مشکل سے مشکل کام اس کی برکت سے حل ہو جاتا ہے۔)

(مسلم، اخرج الحکیم الترمذی وابو یعلی و ابن ابی حاتم و ابن السنی عمل الیوم واللیلة ص ۲۱۰ حدیث رقم ۶۳۶ ، الدر المنثور ج ۶ ص ۱۲۲ تفسیر سورة المؤمنون)

سحر و جادو زدہ کے علاج کے لیے

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت لیث بن ابی سلیم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک یہ آیتیں (جو درج ذیل ہیں) اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو سے شفا دیتی ہیں۔ ایک

برتن میں پانی لے کر ان آیتوں کو پڑھ کر اس پر دم کر دے پھر جس پر جادو کیا گیا ہے یہ پانی اس کے سر پر ڈال دے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. (سورۃ یونس)

اور

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (سورۃ الاعراف)

اور

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى.

(سورۃ طٰہٰ)

ترجمہ: جب انہوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو یہ جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیل صحیح کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم لوگ کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔ پس (اس وقت) حق (کا حق ہونا) ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا

سب آتا جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہوئے اور جو ساحر تھے سجدے میں گر گئے (اور پکار پکار کر) کہنے لگے (کہ) ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ ان لوگوں نے جو کچھ (سانگ) بنایا ہے یہ (عصا) سب کو نگل جاوے گا۔ یہ جو کچھ بنایا ہے جادوگروں کا سانگ ہے۔

(بیان القرآن) (الدر المنثور ج ٤ ص ٣٨١)

حضور ﷺ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے حفاظت کا وظیفہ مقرر کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا پڑھنے کا حکم دے دیجیے جسے میں صبح وشام (بطریق وِرد) پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ.

ترجمہ: اے اللہ! پوشیدہ اور علانیہ (ظاہر) کے جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے ایجاد کرنے والے تو ہر چیز کا پروردگار ہے اور مالک و مختار ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے۔ اور اس کے مکر و فریب کے جال سے تیری پناہ چاہتا ہوں (تو مجھے بچالے)۔

(رواہ الترمذی و ابو داؤد، کذا فی المشکوۃ ص ۲۰۹)

ف: نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو کہ آپ ﷺ کے سفر و حضر کے ساتھی ہیں، جن کو نبی کریم ﷺ نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی متعدد بار بشارت سنائی اور جن کو آپ ﷺ نے اپنی حیات میں اپنے مصلے پر کھڑا فرما کر آپ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں سترہ (۱۷) نمازیں ادا فرمائیں ان کو آپ ﷺ نے مذکورہ دعا صبح و شام اور رات کے وقت پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دعا نہایت ہی اہم ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے اپنے سب سے چہیتے صحابی کو یہ دعا تلقین فرمائی تھی۔ (بندہ مؤلف)

حضور ﷺ صبح وشام کبھی بھی ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ. اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِیْ. اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ، وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.

(رواہ ابو داؤد باب ما یقول اذا اصبح رقم حدیث ۵۰۷۴،کذا فی جمع الفوائد عن ابن عمر باب ادعیة الصباح والمساء والنوم دُرَرِ فرائد ص ۵۱۶،کذا فی المشکوٰة باب مع یقول عند الصباح والمساء والمنام ص ۲۱۰)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا وآخرت کی عافیت مانگتا ہوں۔ یا الٰہی! میں تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین اور اپنی دنیا کے اُمور میں (عُیوب اور بُرائیوں سے) اور اپنے اہل وعیال اور اپنے مال میں سلامتی مانگتا ہوں۔ اے پروردگار! میرے عُیوب کی پردہ پوشی فرما اور مجھے خوف کی چیزوں سے امن میں رکھ (یعنی میری مصیبت اور بلائیں دور فرما)۔ اے اللہ! تو مجھے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے،

بائیں سے اور اوپر سے محفوظ فرما اور اے اللہ! تیری عظمت و کبریائی کے ذریعے اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ہلاک کیا جاؤں اچانک نیچے کی جانب سے یعنی زمین میں دھنس جانے سے۔

(دنیا و آخرت کے ہر شر و مصیبت سے عافیت کے لیے یہ دعا صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھیں)۔

رات کے وقت کے اعمال

جب کوئی گھر میں داخل ہو تو داخل ہونے کی دعا پڑھے پھر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفاتحہ اور درود شریف پڑھے اور گھر والوں کو سلام کرے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب تو اپنا پہلو بستر پر رکھے (یعنی سونے کے لیے لیٹے) اور سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص پڑھ لے تو بے شک تو امن میں ہو گیا ہر چیز سے سوائے موت کے۔

(اخرجه البزار من حديث انس قال الامام السيوطي، الدر المنثور ج ۱ ص ۱۵)

سوتے وقت دونوں ہاتھ ملالے اور قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ان پر دم کرے۔ پھر جہاں تک ہوسکے ان کو تمام جسم پر پھیرے۔ سر، چہرہ اور بدن کے سامنے کے حصے سے شروع کرے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے۔

بُرا خواب دیکھے تو کیا کرے

حضرت جابر ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ بائیں طرف تھتکار دے، تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے یعنی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پڑھے اور کروٹ کو بدل دے جس پر وہ خواب دیکھنے کے وقت (سویا ہوا) تھا۔

(رواہ مسلم، کذا فی المشکوۃ)

دوسری روایت میں آتا ہے کہ اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے (خواہ دوست ہو یا دشمن)۔ بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ اس طرح وہ خواب اس کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔

ف: بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اچھے اور بُرے دونوں طرح کے خوابوں کو پیدا کرنے والا اللہ ہی ہوتا ہے اور دیکھنے والا اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے دیکھتا ہے لیکن بُرا خواب شیطانی اثرات کا عکس ہوتا ہے اور چونکہ اس خواب سے انسان کو پریشانی ہوتی ہے اس لیے اس پر شیطان کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ حاصل

یہ ہے کہ اچھا خواب تو اللہ کی طرف سے بندہ کے لیے بشارت ہوتی ہے تاکہ وہ بندہ خوش ہو اور اس کا وہ خواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حسنِ سلوک اور امید آوری کا باعث بنے اور شکرِ خداوندی کے اضافہ کا موجب بنے، جب کہ غمگین اور پریشان کرنے والا جھوٹا خواب شیطانی اثرات کے تحت ہوتا ہے جس سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلمان کو غمگین و پریشان کر کے ایسی راہ پر ڈال دے جس سے وہ بدگمانی اور ناامیدی میں پڑ جائے اور تقربِ الٰہی و تلاش حق کی راہ میں سست روی کا شکار ہو جائے۔ ''وہ خواب اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے صدقہ و خیرات کو مال کی حفاظت و برکت اور دفعِ بلیات کا سبب بنایا ہے اسی طرح اس نے مذکورہ چیزوں یعنی اللہ کی پناہ مانگنے، تین دفعہ تھتکارنے اور کسی کے سامنے بیان نہ کرنے کو بُرے خواب کے مضر اثرات سے سلامتی کا سبب قرار دیا ہے۔

(متفق علیہ، کذا فی المشکوۃ کتاب الرؤیا ص ۳۹۴، مظاہر حق جدید ج ۵ ص ۳۲۶)

ف: سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیتیں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

سے ختم سورت تک جب تک نہ پڑھ لے اس وقت تک نہ سوئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقلمند سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیتیں پڑھے بغیر سو جائے گا۔

(معارف القرآن تفسیر سورۃ البقرۃ)

سوتے اور جاگتے وقت ایک فرشتے اور ایک شیطان کے آنے کا قصہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لیے آتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے کہ اپنی بیداری کے وقت کو برائی پر ختم کر۔ اور فرشتہ کہتا ہے کہ اسے بھلائی پر ختم کر۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سوئے تو شیطان اس کے پاس سے چلا جاتا ہے۔ اور رات بھر اس کی ایک فرشتہ حفاظت کرتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے اپنی بیداری کو بھلائی سے شروع کر اور شیطان کہتا ہے کہ اپنی بیداری کو برائی سے شروع کر۔

پھر اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا. وَلَئِنْ زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

(مستدرک رواہ الحاکم وقال هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم و وافقه الذهبی ج ۱ ص ۵۴۸ و رواہ رزین عن جابر، کذا فی جمع الفوائد کتاب الاذکار و الادعیة الصباح و المساء و النوم درر فرائد ص ۵۲۴)

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری جان مجھے واپس لوٹا دی اور مجھے سونے کی حالت میں موت نہ دی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں (یعنی تباہ ہوجائیں) اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں تو پھر اللہ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا۔ وہ حلیم (بھی) ہے غفور (بھی) ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے آسمان کو بغیر اپنی اجازت کے زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت کرنے والے مہربانی فرمانے

حوالے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

اس کے بعد اگر وہ کسی جانور سے گر کر مر جائے (یا کسی اور وجہ سے اس کی موت واقع ہو جائے) تو شہادت کی موت مرا اور اگر زندہ رہا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو اسے اس نماز پر بڑے درجے ملتے ہیں۔

سوتے وقت شیطانی وساوس اور خیالاتِ فاسدہ سے حفاظت کے لیے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں سوتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلمات سے اس کے غصے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے میرے پاس آنے سے۔

(اخرجه فى المؤطا ما يؤمر به من التعوذ عند النوم باب ٤٥ كتاب الجامع و اخرج الطبرانى فى الاوسط كذا فى الترغيب ج ٣ ص ١١٦، حياة الصحابة ج ٣ ص ٣٧ باب دعوات الصحابة)

حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ کو جنّات کا پریشان کرنا اور حضور ﷺ کا روئے زمین کے جنّات کے نام عجیب خط

خصائص کُبریٰ میں بیہقی سے روایت ہے کہ حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں جس وقت بستر پر لیٹتا ہوں تو اپنے گھر یکایک چکی کی سی آواز اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ سنتا ہوں اور بجلی کی سی چمک دیکھتا ہوں، (ایک دن) جب میں نے گھبرا کر اپنا سر ڈرتے ہوئے اُٹھایا تو دفعتاً مجھ کو ایک سایہ نظر آیا۔ وہ میرے گھر کے صحن میں لمبا ہوتا جاتا تھا۔ میں اس کی جانب بڑھا اور اس کی جلد کو ہاتھ لگایا تو اس کی کھال سیہ کی کھال کی طرح تھی۔ اس نے میرے منہ پر آگ کا سا شعلہ پھینکا جس سے مجھے گمان ہوا کہ وہ مجھے اور میرے گھر کو بھی جلادے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے گھر میں رہنے والا جن بُرا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابودُجانہ! ربِ کعبہ کی قسم! کیا تیرے جیسا بھی ایذا دینے کے قابل ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوات اور کاغذ میرے پاس لاؤ، جب یہ سامان آیا تو آپ ﷺ نے قلم اور کاغذ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا کہ لکھو:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ. اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَةً، فَاِنْ کُنْتَ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ رَاعِیًا حَقًّا مُّبْطِلًا. هٰذَا کِتَابُ اللهِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ، اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ. اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَالْاَوْثَانِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ. لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُکْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تُقْلَبُوْنَ. حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ. حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَآءُ اللهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

(بیهقی دلائل النبوۃ ج ۷ ص ۱۲۰، طب روحانی مولانا ابراهیم دهلوی ص ۱٦۸)

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس خط کو اپنے گھر لے آیا اور اس کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سویا۔ جب میں جاگا تو ایک چلّانے والے کی آواز سنی کہ کوئی یوں کہتا ہے: اے ابودجانہ! قسم ہے لَاتْ اور عُزّٰی (دو بتوں کے نام) کی! ہم کو ان کلموں نے جلا دیا،

تمہیں اپنے نبی کا واسطہ، یہ نامہ مبارک یہاں سے اٹھالو تو ہم تمہارے گھر کبھی نہیں آئیں گے اور نہ تمہارے ہمسایہ میں۔ غرض یہ کہ صبح ہوئی اور میں نے نمازِ فجر جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی اور جو کچھ میں نے سنا تھا اس کیا ذکر آپ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابودجانہ! عذاب (اس خط) کو ان لوگوں سے ہٹالے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! وہ اس کی تکلیف قیامت تک پائیں گے۔

جادو کے اثر سے بچنے کے لیے
حضرت کعب احبار رحمہ اللہ کی دعا

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، وَّبِاَسْمَآءِ اللهِ الْحُسْنٰی کُلِّهَا مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَبَرَءَ وَذَرَءَ۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ذات کے ذریعہ جو بہت بڑا ہے، وہ اللہ کہ کوئی چیز اس سے بڑی نہیں اور اس کے کامل کلمات کے ذریعے کہ ان سے کوئی نیک تجاوز کرتا ہے نہ کوئی بد۔ اللہ کے تمام اچھے ناموں کے ذریعے اور ان میں سے جو کچھ میں جانتا ہوں اور جو کچھ میں نہیں جانتا

اس چیز کی برائی سے جو اس نے بنائی، پیدا کی اور (آسمان اور زمین میں) پھیلائی۔

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں یہ دعا نہ پڑھتا ہوتا تو یہود مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے۔

(اخرجه فی المؤطا باب التعوذ عند النوم باب رقم ٤٥، معارف القرآن ج ١ ص ٢٧٦ مفتی محمد شفیع صاحب، جمع الفوائد ادعية غير موقتة و فيها الاستعاذة درر فرائد ص ٥٥٧، كذا في المشكوة باب الاستعاذة ص ٢١٨)

ف: حضرت کعب احبار رحمہ اللہ قومِ یہود کے ایک بڑے دانشمند فرد تھے۔ وہ اگرچہ نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں تھے لیکن آپ ﷺ کے دیدار اور آپ ﷺ کی صحبت کے شرف سے محروم رہے۔ پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ایمان و اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ انہی کعب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب میں ایمان لایا اور مسلمان ہوا تو یہود میرے مخالف ہو گئے، وہ میرے بارے میں اس قدر بُغض و کینہ رکھتے تھے کہ اگر ان کی حرکتیں کامیاب ہو جاتیں اور میں یہ دعا نہ پڑھتا ہوتا تو وہ سحر (جادو) کر کے مجھے گدھا بنا دیتے۔

(اللہ کے کامل کلمات سے مراد قرآن مجید ہے)

(مظاہر حق جدید باب الاستعاذة)

حضرت آدم علیہ السلام کی دعاءِ توبہ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ حمیرا عفیفہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو انہوں نے کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، پس اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دعا الہام فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّىْ وَ عَلَانِيَتِىْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِىْ. وَ تَعْلَمُ حَاجَتِىْ فَاَعْطِنِىْ سُؤْلِىْ وَ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِىْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِىْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِىْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِىْ.

(رواه الطبراني في الاوسط عن عائشة، كذا في جمع الفوائد ادعية غير موقتة و فيها الاستعاذة درر فرائد ص ۵۴۳)

گانا سننے سے بچنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے

کانوں اور آنکھوں کو شیطانی باجوں کو سننے اور ان کے بجانے والوں کو دیکھنے سے محفوظ رکھتے تھے؟ انہیں ساری جماعتوں سے الگ کر دو۔ چنانچہ فرشتے انہیں الگ کرکے، مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھادیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان لوگوں کو میری تسبیح اور تحمید سناؤ۔ چنانچہ فرشتے ایسی پیاری آوازوں میں ذکر اللہ سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔

(اخرجه الديلمى وذكره فى الكنز معز باللديلمى عن جابر و ذكره فى جمع الفوائد معزيا لرزين)

یہ حدیث علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیلمی کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جبکہ علامہ علی متقی رحمہ اللہ نے دیلمی ہی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۳۳۳)

گانا گانا اور سننا شیطانی عمل ہے

عن ابی امامة رضی الله عنه قال:

مَا رَفَعَ اَحَدٌ صَوْتَهٗ بِغِنَآءٍ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَيْطَانَيْنِ يَجْلِسَانِ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ يَضْرِبَانِ بِاَعْقَابِهِمَا عَلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى يُمْسِكَ.

(اخرجه ابن ابى الدنيا و ابن مردويه)

ترجمہ: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب بھی کوئی شخص گانے کے لیے آواز نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے، جو اس کے کندھے پر بیٹھ کر اپنی ایڑھیاں اس کے سینے پر مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے۔

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے۔

رواه الطبراني باسانيدو رجال احدها وثقوا وضعفوا

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۲۰)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک بچی کے پاس سے ہوا جو بیٹھی گانا گا رہی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا:

لَوْ تَرَكَ الشَّيْطَانُ اَحَدًا لَّتَرَكَ هٰذِهٖ.

ترجمہ: اگر شیطان کسی کو چھوڑتا تو اسے ضرور چھوڑ دیتا۔

مطلب یہ ہے کہ گانا گانا شیطانی فعل ہے اور شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔ اگر شیطان کسی کو چھوڑا کرتا تو اس گانے والی کو چھوڑ دیتا مگر شیطان بد بخت کسی کو بھی نہیں چھوڑتا، پاکیزہ آدمی کو گناہ میں لگاتا ہے اور گناہ میں لگے ہوئے کو اس سے بڑے گناہ میں لگاتا ہے۔

(بیہقی ج ۱۰ ص ۲۲۳، الادب المفرد مع شرحہ ج ۲ ص ۲۵۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

اِحْذَرُوا الْغِنَآءَ فَاِنَّهٗ مِنْ قِبَلِ اِبْلِیْسَ وَهُوَ شِرْكٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا یُغَنِّیْ اِلَّا الشَّیْطٰنُ.

ترجمہ: گانا گانے اور سننے سے بچو! اس لیے کہ وہ ابلیس کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرک جیسا گناہ ہے اور گانا شیطان کے سوا کوئی نہیں گاتا (یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اپنا ذوق ہے کہ گانے کو شرک جیسا سنگین جرم سمجھتے تھے)۔

(عمدۃ القاری ج ۳ ص ۳۰۹ بحوالہ فردوس دیلمی)

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کے گھر گئیں جن کی بچیاں کسی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ آپ بچیوں کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ ان کا دل بہلانے کے لیے ایک مغنّی (گانا گانے والا) وہاں موجود ہے جس کے بڑے بڑے بال ہیں اور خوب جھوم جھوم کر گا رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوراً اس شخص کو گھر سے نکالنے کا حکم دیا اور فرمایا:

اُفْ! شَیْطَانٌ اَخْرِجُوْهُ! اَخْرِجُوْهُ! اَخْرِجُوْهُ!

اف! یہ تو شیطان ہے، اسے نکالو! اسے نکالو! اسے نکالو!

اس قصے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مغنی کو شیطان قرار دیا ہے اور اس کے وجود کو بچیوں کا دل بہلانے کے لیے بھی گھر میں برداشت نہیں کیا۔

(سنن کبری للبیهقی ج ۱۰ ص ۲۲٤)

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال:
مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی صَوْتِ غِنَآءٍ لَّمْ یُؤْذَنْ اَنْ یَّسْتَمِعَ اِلٰی صَوْتِ الرُّوْحَانِیِّیْنَ فِی الْجَنَّةِ.

(رواه الحكيم الترمذی زاد فی الکنز)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گانا سنتا ہے اسے جنت میں روحانیون کی آواز سننے کی اجازت نہیں ملے گی۔ کنز العمال میں یہ بھی اضافہ ہے کہ کسی نے پوچھا: روحانیون سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو حضور ﷺ نے جواب دیا کہ جنت کے قرّاء۔

(جامع صغیر ج ۲ ص ۱٦۳، تفسیر قرطبی ج ١٤ ص ۳۹ سورۃ لقمان)

چھ نعمتیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! قرآن کی آیت

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

(پارہ نمبر ٢٤ سورۃ الزمر آیت نمبر ٦٣)

(کہ آسمان اور زمین کی کنجیاں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں) سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان وزمین کی کنجیوں سے یہ مندرجہ بالا کلمات مراد ہیں۔ اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح وشام دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو چھ نعمتوں سے نوازیں گے:

١۔ شیطان اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

٢۔ اس کو اجر وثواب کا بڑا ڈھیر دیا جائے گا۔

٣۔ حورِ عین سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔

۴۔اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

۵۔وہ (جنت میں) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

۶۔بارہ فرشتے اس کی موت کے وقت حاضر ہوں گے، اس کو جنت کی بشارت سنائیں گے اور اس کو قبر سے عزت واحترام کے ساتھ لے جائیں گے۔ اگر وہ قیامت کے ہولناک حالات سے گھبرائے گا تو فرشتے اس کو تسلی دیں گے اور کہیں گے کہ گھبراؤ نہیں، تم قیامت کی ہولناکیوں سے امن میں رہنے والوں میں ہو، پھر اللہ تعالیٰ اس سے آسان ترین حساب لیں گے اور جنت کی طرف اس طرح عزت واحترام سے پہنچائیں گے، جیسے دلہن کو لے جایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اس کو جنت میں داخل کردیں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب وکتاب کی شدت میں مبتلا ہوں گے۔

(تفسير روح المعاني جلد نمبر ٢٤ ص نمبر ٢٧٨ علامه الالوسي رحمه الله، الدرالمنثور ج ٧ ص ٢٤٤ للامام عبدالرحمن جلال الدين السيوطي رحمه الله)

ف: دوسری روایت میں آتا ہے جس کو علامہ ابن منذر نے، ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت ابن السنی نے بھی عمل الیوم واللیلۃ میں نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان مذکورہ کلمات کو روزانہ سو دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ

اس کو دس نعمتوں سے نوازیں گے۔ (چھ یہی جو ابھی مذکور ہوئیں)
۷۔ اس کے لیے جہنم سے نجات لکھی جائے گی۔
۸۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں جو دن رات اس کی ہر آفت و بلا سے حفاظت کرتے ہیں۔
۹۔ اس کو سو غلام اولادِ اسماعیل میں سے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔
۱۰۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا نیز اس کو اس کے گھرانے کے ستر (۷۰) افراد پر حقِ شفاعت عطا ہوگا۔
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان! اگر تم سے ہو سکے تو ایک دن بھی اس عمل کا ناغہ نہ کرو۔

(الدر المنثور ج ۷ ص ۲۴۳)

ستر (۷۰) بیماریوں سے بچنے کا آسان طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل فرمایا:
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
جو شخص روزانہ دس مرتبہ پڑھے گا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہو، اور دنیا کی ستر بلاؤں سے محفوظ ہو جائے گا جن میں جذام کی بیماری، برص کے داغ، آسیب،

بھوت پلید کا خلل بھی شامل ہے۔ اس مبارک دعا کے پڑھنے سے ستر بڑی بڑی مہلک بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ستر میں سے کل تین کا نام بیان فرمایا ہے، باقی سرسٹھ (٦٧) دوسرے سخت سے سخت مرض ہیں جن سے اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے۔

(طب روحانی ص ١٨٤ مولانا ابراھیم دھلوی)

پیدا ہونے والی اولاد کو شیطانی اثرات سے بچانے کا نسخہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے بچایئے اور جو اولاد آپ ہم کو عطا فرمائیں اس کو بھی شیطان سے بچایئے۔

پھر اس وقت کی ہمبستری سے اگر ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یعنی شیطان اس بچے کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔

(رواہ البخاری باب ما یقول اذا اتی اھلہ رقم حدیث ٥١٦٥)

ف: مذکورہ دعا کو ستر کھولنے سے پہلے پڑھیں۔ روایت میں آتا ہے کہ اگر بندہ دعا نہ پڑھے تو شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ عورت کے رحم میں داخل ہو جاتا ہے۔

(کذا فی حاشیة الحصن ایضاً قال مولانا عاشق الٰهی بلند شهریؒ)

جس کی وجہ سے پیدا ہونے والی اولاد پر شیطانی اثرات ہوتے ہیں۔ آج کل اولاد کی نافرمانی کی غالباً بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی مبارک نصیحتوں پر عمل نہیں کرتے اور دعاؤں سے غافل رہتے ہیں۔ (بندہ مؤلف)

اگر یہ اشکال پیدا ہو کہ اکثر لوگ یہ دعا پڑھتے ہیں مگر اس کے باوجود ان کی اولاد شیطان کے تصرف اور اس کے ضرر سے محفوظ نہیں رہتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچائے گا سے مراد یہ ہے کہ شیطان انہیں کفر کی کھائیوں میں نہیں پھینک سکتا۔ لہٰذا اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہمبستری سے پہلے ذکر اللہ کی برکت سے اولاد خاتمہ بالخیر کی سعادتِ ابدی سے نوازی جاتی ہے۔

(مظاهر حق جدید)

شیطان کے راستے بند کرنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور یوں ہر مومن میں بھلائی ہے۔ (یادرکھو) جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مدد طلب کرو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا ہو جاتا، البتہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یونہی تھی اور انہوں نے جو چاہا کیا، کیونکہ ''اگر'' (کا لفظ) شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(رواہ مسلم باب الایمان بالقدر رقم حدیث ٦٧٧٤)

ف: یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا، جو اس نے چاہا کیا۔ (اگر مگر) کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہو تو یہ مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ اس لیے کہ کوئی بھی کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اسی کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز ہے اور

اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے کہ بارش اچھی ہوئی، اب کے غلّہ بہت ہوگا اور کافر بھی یہی کہتا ہے، پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے۔)

(شرح مسلم امام نووی باب الایمان بالقدر)

ہر فتنے سے بچنے کا طریقہ

عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعًا:

مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ اِلٰى ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ فِتْنَةٍ. وَاِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے، وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعۃ المبارک تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔

(التفسیر لابن کثیر عن المختارة للحافظ الضیاء المقدسی ج ۳ ص ۷۵)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا دم

جب رسول اللہ ﷺ پر سحر کر دیا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ پر جو دعا پڑھ کر دم فرمایا وہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس طرح مروی ہے:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ فرمایا ہاں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ پر دم فرمایا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.

(رواه مسلم ٢١٨٦ و الترمذی (مع التحفة) ٢ / ١٢٦، وقال: حديث حسن صحيح، والبغوی ٥ / ٢٣٠ و النسائی و ابن ماجه كذا فی الأذكار ص ١٢٥)

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف دے، ہر نفس کے شر سے، یا حسد کرنے والی نظرِ بد سے۔ اللہ تجھ کو شفا دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔

علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سحر ہو جانے کے بعد اس کے علاج کے لیے اس دعا کو تین تین بار پڑھ کر مکرر دم کیا جائے۔''

جادو وسحر سے بچنے کا ایک اور طریقہ

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ اَبر کے دو ٹکڑے ہوں یا سائبان ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دو غول ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کریں گی۔ خصوصیت سے سورۃ البقرۃ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کو چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اس سورت کی برکت سے غلط قسم کے لوگ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ معاویہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورۃ البقرۃ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پر کبھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔

(رواہ مسلم باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ حدیث رقم ۱۸۷۴)

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اپنے احکامات اور اپنے آخری نبی ﷺ کی سنتوں اور تعلیماتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عمل کرنے اور خاص کر اس پُرفتن دور میں کتابِ ھذا کی مسنون دعاؤں کو اپنے معمولات میں شامل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

درسِ قرآن

ہر اتوار بعد نمازِ مغرب تا عشاء درسِ قرآن میں شرکت کے لیے تشریف لائیں۔ مستورات کے لیے نماز و پردے کا خاص انتظام ہے۔

مدرس

خادم القرآن حضرت مولانا محمد عمر فاروقی مدظلہ

شاگردِ رشید حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

امام و خطیب جامع مسجد باب الاسلام۔ سیکٹر ۹، نارتھ کراچی

نوٹ: رمضان المبارک میں درسِ قرآن کا اہتمام ہر اتوار بعد نمازِ ظہر کیا جاتا ہے۔

پتہ: جامع مسجد باب الاسلام سیکٹر ۹، نارتھ کراچی۔ 0346-2741417 (رابطہ بعد نمازِ عصر)